زمین کھا گئی آسماں کیسے کیسے

موت اٹل حقیقت ہے۔ایک انگریزی مقالے کو مستعار لیں تو کہہ سکتے ہیں کہ اتنا یقینی جتنی موت! زندگی اور فلسفہ موت کے بارے میں بہت کچھ کہا گیا ہے جس پر خامہ فرسائی کا یہ موقعہ نہیں لیکن یہ موت بھی ایسے داغ دے جاتی ہے جو بسا اوقات ناقابلِ برداشت ہوتے ہیں اور برس ہا برس تک یہ داغِ مفارقت سوہانِ روح بنے رہتے ہیں۔جنوری ۲۰۱۶ء کا مہینہ ریاست کے ادبی اور ثقافتی منظرنامے کے لئے بھاری ثابت ہوا۔۷رجنوری کو ریاست کے وزیر اعلیٰ اور اکیڈیمی کے صدر مفتی محمد سعید اپنے خالقِ حقیقی سے جاملے۔عین اُسی روز کشمیری ٗ اُردو ٗ فارسی اور عربی کے عالم ٗ فاضل ٗ شاعر ٗ ادیب ٗ قلمکار اور مترجم رشید نازکی صاحب بھی ہمیں داغِ مفارقت دے گئے۔اس سے قبل نامور شاعر ٗ محقق ٗ مترجم ٗ قلمکار اور لوک ادب پر گہری نظر رکھنے والے غلام نبی ناظر انتقال کر گئے۔کلچرل اکیڈیمی کے دیرینہ رُکن اور سابق چیف ایڈیٹر انسائیکلو پیڈیا سید محمد احمد اندرابی بھی رحلت کر گئے اور اُن کے ساتھ ہی کہنہ مشق شاعر اور قلمکار مکھن لال کنول مختصر سی علالت کے بعد سرگباش ہو گئے۔۳۰رجنوری کو ریاست کے سابق گورنر اور اکیڈیمی کے سابق آئینی سرپرست جنرل (ریٹائرڈ) کے وی کرشنا راؤ اس جہانِ فانی سے رخصت ہو گئے۔ریاست کے ادبی اور ثقافتی منظرنامے سے اتنی شخصیات کا یکے بعد دیگرے اُٹھ جانا نقصانِ عظیم سے تعبیر کیا جاسکتا ہے۔جناب مفتی محمد سعید برس ہا برس تک ریاستی کابینہ کے رُکن ٗ مرکزی کابینہ میں وزیر سیاحت اور بعد میں وزیر داخلہ اور دو بار ریاست کے وزیر اعلیٰ رہے۔اپنی خداداد صلاحیتوں ٗ وسعتِ نظر اور وسیع تجربے سے جہاں اُنہوں نے مختلف شعبوں میں اصلاحِ احوال کی کامیاب کوششیں کیں وہیں ثقافت کے شعبے پر اُن کی خاص نظر رہتی تھی۔مختلف زبانوں کی ترویج اور ریاست کی اعلیٰ ثقافتی روایات کی آبیاری کے لئے اُنہوں نے حتی الامکان کوششیں کیں۔فہرست بہت طویل ہے جن کا اعادہ کافی وسعتیں چاہتا ہے لیکن اتنا کہا جاسکتا ہے کہ مارچ ۲۰۱۵ء میں دوسری بار وزیر اعلیٰ بننے کے بعد اُنہوں نے بطور صدر اکیڈیمی ادارے کے معاملات میں بے پناہ دلچسپی کا مظاہرہ کیا اور برس ہا برس سے رُکے پڑے مسائل محض اُن کی کاوشوں کی وجہ سے حل ہو گئے۔سرینگر کا ٹیگور ہال گزشتہ سات برسوں سے بند پڑا تھا لیکن مفتی صاحب مرحوم نے اس بات کو یقینی بنایا کہ ٹیگور ہال کی تجدید میں حائل تمام رُکاوٹوں کو دور کیا جائے۔اس کے لئے اُنہوں نے متعلقہ حکام کے لئے ڈیڈ لائن مقرر کی اور ۱۴راکتوبر ۲۰۱۵ء کو خود اپنے دستِ مبارک سے تجدید شدہ ٹیگور ہال کو سات سال کے وقفے کے بعد پھر سے علمی ٗ ادبی اور ثقافتی سرگرمیوں کے لئے عوام کو وقف کر دیا۔اسی طرح جموں کا ابھینو تھیٹر گزشتہ کئی برسوں سے تجدید اور مرمت کے مختلف مراحل کی بھول بھلیوں میں کھو گیا تھا لیکن مفتی صاحب نے اس بات کو یقینی بنایا کہ دفتری طوالت اور رقومات کی عدم فراہمی اس ثقافتی مرکز کو عوام کے نام وقف کرنے کے آڑے نہ آئیں۔نتیجتاً ۷ردسمبر کو ابھینو تھیٹر کو اپنے دست مبارک کو پھر سے عوام کے نام وقف کیا۔اس طرح سے اُنہوں نے ثقافتی حلقوں کی دیرینہ مانگ کو پورا کیا۔اسی دوران سرینگر کا کتاب گھر ٗ جہاں ملک بھر کے علمی ٗ ادبی اور ثقافتی اداروں کی مطبوعات دستیاب ہوتی ہیں اور جو ستمبر ۲۰۱۴ء میں سیلاب کی تباہ کاریوں کی نذر ہو گیا تھا ٗ پھر سے تعمیر و تجدید کے بعد عوام کو وقف کر دیا گیا۔آٹھ مہینوں کی قلیل سی مدت میں اکیڈیمی کے پالیسی ساز اداروں جیسے سنٹرل کمیٹی اور جنرل کونسل کو تشکیل دیا گیا۔ثقافتی کارواں کو آگے لے جانے کے لئے مفتی صاحب ہمیشہ سرگرمِ عمل رہتے تھے۔اُنہوں نے اس عرصے کے دوران کئی بار مبارک منڈی کمپلیکس جموں اور سرینگر میں نو تعمیر شدہ ایس پی ایس میوزیم کا دورہ کیا۔وہ ان دونوں مقامات کو جلد سے جلد پوری طرح فعال بنانے کے لئے تمام وسائل بروئے کار لا رہے تھے۔افسوس کہ یہ بالغ نظر ہستی ہمیں داغِ مفارقت دے گئی۔عین اُسی روز جب مفتی صاحب کے انتقال کی خبر آئی جناب رشید نازکی صاحب بھی اس جہانِ فانی سے رحلت کر گئے۔موصوف نے اپنی تخلیقات اور تصانیف کی صورت میں جو یادگار سرمایہ پیچھے چھوڑا ہے وہ برسوں تک ہماری راہیں روشن کرتا رہے گا لیکن اُن کے چلے جانے سے ہمارے ادبی منظرنامے پر جو خلاء پیدا ہوا ہے اُسے مدتوں پورا نہیں کیا جاسکتا۔غلام نبی ناظر گزشتہ نصف صدی سے زائد عرصے تک ہمارے ادبی اور ثقافتی منظرنامے پر چھائے رہے۔اُنہوں نے ادب کی مختلف اصناف میں اپنی کامرانی کے جھنڈ گاڑے اور اُن کا سب سے بڑا وصف اور کارنامہ جس کے لئے وہ برس ہا برس تک یاد رکھے جائیں گے یہ ہے کہ لوک ادب پر اُن کی گہری نظر تھی۔اُنہوں نے لوک روایات ٗ محاورات اور قصے کہانیوں پر کئی کتابیں تصنیف کیں جن پر اس سے قبل باضابطہ طور قلم نہیں اُٹھایا گیا تھا۔اُنہوں نے اس موضوع پر کام کرنے والوں کے لئے مضبوط بنیاد فراہم کی ہے جس پر آنے والے وقت میں عظیم الشان تعمیرات کھڑی کی جائیں گی۔سید محمد احمد اندرابی تین دہائیوں سے زائد عرصے تک ریاستی کلچرل اکیڈیمی سے وابستہ رہے۔اس دوران اُنہوں نے ڈکشنری پروجیکٹ اور بعد میں شیرازہ اردو کے لئے اپنی پیشہ ورانہ خدمات انجام دیں۔بطور مدیر شیرازہ اردو اُنہوں نے اکیڈیمی کے اس جریدے کے لئے بے پناہ خدمات انجام دیں۔اُن کی ادارت میں شیرازہ کے دستاویزی نوعیت کے بعض خصوصی شمارے شائع ہوئے۔اندرابی صاحب بطور چیف ایڈیٹر انسائیکلو پیڈیا اپنی ذمہ داریوں سے سبکدوش ہو گئے لیکن اِس کے بعد بھی وہ ناسازئ صحت کے باوجود علمی اور ادبی کاموں میں دمِ واپسیں تک منہمک رہے۔مکھن لال کنول کشمیری کے ایک صاحبِ طرز شاعر اور سرگرم ثقافتی کارکن تھے۔وادی سے مائگریشن کے بعد وہ جموں میں کئی ادبی تنظیموں کے فعال کارکن رہے اور ثقافتی کارواں کو آگے بڑھاتے رہے۔اُنہیں ۲۰۱۴ء میں ساہتیہ اکادمی ایوارڈ سے بھی نوازا گیا تھا۔بہرحال ٗ ان شخصیات نے اپنے جو چمکیلے نقش پا چھوڑے ہیں وہ برسوں برس تک ہماری راہیں روشن کرتے رہیں گے۔آزمائش اور دکھ کی اس گھڑی میں اکیڈیمی غمزدہ کنبوں کے غم میں برابر کی شریک ہے۔

☆☆☆

سیکریٹری اکیڈیمی کی راج بھون میں گورنر سے ملاقات

اکیڈیمی کی مختلف ادبی اور ثقافتی سرگرمیوں کی جانکاری دی

جموں//

جموں اینڈ کشمیر اکیڈیمی آف آرٹ ٗ کلچر اینڈ لینگویجز کے سیکریٹری ڈاکٹر عزیز حاجنی نے ۲۳ردسمبر کو راج بھون جموں میں گورنر شری این این ووہرا کے ساتھ ملاقات کی۔گورنر موصوف جو کہ کلچرل اکیڈیمی کے سرپرست بھی ہیں ٗ نے ڈاکٹر عزیز حاجنی کے ساتھ اکیڈیمی کی موجودہ اور آئندہ سرگرمیوں کے بارے میں خیالات کا تبادلہ کرتے ہوئے کہ کہ ریاست میں فن ٗ تمدن اور زبانوں کے فروغ کے لئے اکیڈیمی کی اہم ذمہ داری ہے۔گورنر نے اکیڈیمی کو تعلیمی اداروں میں ٹیلنٹ ہنٹ مقابلوں کے لئے لائحہ عمل مرتب کرنے کی تجویز پیش کی تاکہ طلبہ میں ادبی صلاحیتوں کو پروان چڑھایا جاسکے۔اُنہوں نے کہا کہ ریاست کے نوجوان اعلیٰ صلاحیتوں سے مالا مال ہیں اور اُن کی صلاحیتوں کو نکھارنے کی ضرورت ہے۔گورنر نے کہا کہ اکیڈیمی ان اقدار کی بحالی کے لئے اپنی خدمات انجام دے سکتی ہے جن کے لئے جموں و کشمیر صدیوں سے جانا جاتا ہے۔ڈاکٹر حاجنی نے گورنر موصوف کو اکیڈیمی کے آئندہ پروگراموں کے بارے میں جانکاری دیتے ہوئے کہا کہ اکیڈیمی کی طرف سے ریاست کے تینوں خطوں میں تمدنی سرگرمیوں کو بڑھاوا دینے کے لئے کئے جا رہے اقدامات کے بارے میں بھی جانکاری دی۔☆

یومِ جمہوریہ پر بخشی سٹیڈیم میں اکیڈیمی کی طرف سے ثقافتی پروگرام

اکیڈیمی کو خصوصی ٹرافی سے نوازا گیا ٗ حاضرین کی سراہنا

سرینگر//

۲۶رجنوری کو یومِ جمہوریہ کی تقریب کے سلسلے میں بخشی سٹیڈیم میں ایک رنگارنگ ثقافتی تقریب کا اہتمام کیا گیا جس میں ریاستی کلچرل اکیڈیمی ٗ ڈائریکٹوریٹ آف سکول ایجوکیشن کشمیر ٗ ریاستی محکمہ اطلاعات اور یوتھ سروسز اینڈ سپورٹس کے فنکاروں نے اپنے فن کا مظاہرہ کیا۔تقریب کے مہمانِ خصوصی صوبائی کمشنر ڈاکٹر اصغر حسین سامون تھے۔ریاستی کلچرل اکیڈیمی کے فنکاروں نے تقریب کی مناسبت سے تیار کیا گیا خصوصی ثقافتی پروگرام پیش کیا جس کو وہاں موجود لوگوں نے کافی سراہا۔تقریب میں اکیڈیمی کی طرف سے پیش کئے گئے پروگرام کو تقریب کا بہترین ثقافتی پروگرام قرار دیتے ہوئے خصوصی ٹرافی سے نوازا گیا جس کو اکیڈیمی کی طرف سے پروگروام انچارج غلام نبی میر نے ڈویژنل کمشنر کشمیر کے ہاتھوں حاصل کیا۔اس موقعے پر صوبائی کمشنر نے اپنی تقریر میں ثقافتی سرگرمیوں کے فروغ اور فنکاروں کی حوصلہ افزائی کی ضرورت پر زور دیا۔☆☆

فیڈ بیک

زورِ قلم اور زیادہ

جناب مدیر

جنابِ عالی!

ثقافت کا حالیہ شمارہ بابت اکتوبر۔نومبر ۲۰۱۵ء نظر نواز ہوا۔بہت خوب کتابت ٗ کاغذ ٗ چھپائی اعلیٰ قسم کی ہے۔اس کے علاوہ خبر نامہ میں درج مواد بھی قابلِ قدر ہے۔نئے سیکریٹری صاحب کے اپنے عہدہ پر براجمان ہونے کے بعد اکیڈیمی کی سرگرمیوں میں ایک نئی جان پڑ گئی ہے۔اس جریدہ میں سبھی عنوانات کے تحت بہت ہی معلوماتی خبروں اور سرگرمیوں کی اطلاع ملتی ہے۔اُمید ہے کہ آپ اس کو آئندہ بھی جاذب النظر اور خوب سے خوب تر بنانے کی سعی کریں گے۔ثقافت کو ترتیب دینے والا اور اس سے وابستہ دیگر عملہ بھی مبارک بادی اور حوصلہ افزائی کا مستحق ہے جن کی مستحسن کوششوں اور محنت سے یہ جریدہ منظر عام پر آتا ہے۔

خدا کرے زورِ قلم اور بھی زیادہ

مرزا بشیر شاہ

نوشہرہ

خوب سے خوب تر بنانے کی کوشش

محترم!

تسلیمات

مجھے یہ کہتے ہوئے بڑی مسرت ہو رہی ہے کہ ’ثقافت‘ گذشتہ چار برسوں سے مسلسل ہمیں بڑی خوبی کے ساتھ علمی ادبی اور ثقافتی سرگرمیوں سے روشناس کرتا آیا ہے۔اس سے بڑھ کر قابلِ ستائش بات یہ ہے کہ گیٹ اَپ ٗ طباعت اور معیار کے ساتھ کبھی کمپرومائز نہیں کیا گیا ہے بلکہ ہر گذشتہ شمارے کے مقابلے میں نئے پرچے کو خوب سے خوب تر بنانے کی کوششیں برابر جاری ہیں۔ثقافت ایسے سرکاری جراید کا معیار برقرار رکھنا کتنا مشکل کام ہے اس کا بخوبی مجھے احساس ہے کیونکہ راقم بھی تین دہائیوں تک اسی میدان میں ہاتھ پیر مارتا رہا ہوں۔

شخصیات میرا پسندیدہ کالم ہے کیونکہ اس سے ہمیں اپنی قد آور شخصیات کے کارناموں سے نہ صرف واقف ہوتے ہیں بلکہ ان کی ذاتی زندگی سے بھی روشناس ہو جاتے ہیں۔میری طرف سے آپ کو مبارک باد۔

خیر اندیش

محی الدین ریشی ٗ صورہ ٗ سرینگر

گوناگوں موضوعات کا احاطہ

مدیر محترم

تسلیمات

جموں اینڈ کشمیر اکیڈیمی آف آرٹ ٗ کلچر اینڈ لینگویجز کی جانب سے ’’ثقافت‘‘ کے عنوان سے جو خبر نامہ شائع ہوتا ہے وہ نہ صرف دیدہ زیب ہے بلکہ قابلِ مطالعہ بھی۔خبر نامہ کا شمارہ:۴ ٗ جلد۴ ٗ اکتوبر نومبر ۲۰۱۵ء) میں ریاست کی تمام ادبی ٗ علمی اور ثقافتی خبریں شائع ہوئی ہے جن کی بنا پر ہمیں یہاں کی ادبی سرگرمیوں کی رفتار کا پتہ چلتا ہے۔نیز چند خبریں ادبی دنیا سے بھی متعلق ہوتی ہیں جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اردو زبان و ادب کی موجودہ صورتحال کیا ہے۔ریاست کے ثقافتی ورثہ کے حوالے سے گوناگوں موضوعات کا احاطہ کرنے والا خبر نامہ ثقافت اپنی نوعیت کا واحد اخبار ہے جو ریاست سے شائع ہوتا ہے۔خبر نامہ ہر اعتبار سے مکمل ہے اور تمام سرگرمیوں کی معلومات اپنے قارئین تک پہنچاتا ہے۔ثقافت سے وابستہ تمام عملہ مبارکبادی کا مستحق ہے۔

مخلص

ارشاد آفاقی ٗ بانڈی پورہ

ثقافت کی جاودانی

السلام علیکم!

دور جدید میں جب کہ ہماری ثقافت کو زندہ و جاوید رکھنے کی کوششیں ناکافی معلوم ہوتی ہیں۔آپ کا خبر نامہ ثقافت ایک ایسا اخبار ہے جس سے دل کو ایک تسکین ہے کہ اس وقت بھی ایسے افراد موجود ہیں جو ہماری ثقافت کی جاودانی کے لئے بھی پیہم میں مصروف ہیں۔میری طرف سے مبارک باد قبول کریں۔اللہ آپ کو زورِ قلم عطا فرمائے۔آمین

تنہا شہلر پوری

غلام محمد تنہا ٗ اننت ناگ

مزید فعالیت اور سرعت

السلام علیکم

اس حقیقت کے اعتراف میں کوئی مبالغہ نہیں کہ کلچرل اکیڈیمی کلچر ٗ زبان اور ادب کی تشہیر و ترویج میں ایک اہم رول ادا کر رہی ہے۔اس رول میں مزید فعالیت اور سرعت پیدا کرنے کے لئے خبر نامہ ’’ثقافت‘‘ شائع کر کے ایک اور اہم قدم اُٹھایا گیا ہے جو کہ قابلِ تعریف ہے۔ہماری تجویز ہے کہ ثقافتی ٗ ادبی اور لسانی خبروں کے ساتھ ساتھ وادی میں سرگرم مختلف ادبی انجمنوں کے بارے میں اطلاعات فراہم کرنے کے واسطے اس اخبار میں ایک گوشہ مقرر کیا جائے جس میں ان انجمنوں کی کارکردگی اور تنظیمی ڈھانچے کی جانکاری فراہم کی جائے تاکہ عوام بھی ان کی محنت و کارکردگی سے آشنا ہو جائے۔ہماری دعا ہے کہ کلچر و ادب کی خدمت میں آپ کی کوششیں مزید ثمر آور ثابت ہوں۔

والسلام

سید اختر حسین ٗ ڈب گاندربل

ثقافتی سرگرمیوں کا تفصیلی جائزہ

مکرمی

خبر نامہ ثقافت کا تازہ شمارہ نظر نواز ہوا۔دیدہ زیب گیٹ اَپ ٗ معیار صحافت کا بیش بہا نمونہ لگا۔علمی ٗ ادبی اور ثقافتی سرگرمیوں کا جو تفصیلی جائزہ آپ نے خبر نامے میں شائع کیا ہے وہ ریاست کے تہذیب و تمدن اور فن و ثقافت کا عکاس لگا۔اُمید ہے کہ ثقافتی سرگرمیوں کا یہ بارونق خبر نامہ تشنگانِ علم و ادب کے لئے مستقبل میں بھی یونہی ایک یادگار خبر نامہ ثابت ہوتا رہے گا۔خدا زورِ قلم اور زیادہ دے۔شیرازہ کے تازہ شمارے بھی ابھی حال ہی میں دیکھنے کو ملے۔تاریخی نوعیت کے کئی مضامین پڑھنے کو ملے۔سبھی مضامین محنت شاقہ سے تحریر کئے گئے ہیں۔واقعی آپ کی ادارت میں شائع ہوئے یہ سبھی شمارے اُردو ادب اور ریاست کی تاریخ کے مختلف گوشوں کو اُجاگر کرنے والے یادگار شمارے ہیں۔آپ کے معاونین کو میری اور سے بھرپور حوصلہ افزائی۔

والسلام

ولی محمد خوشباش

کوشش جاری رہے

مکرمی

’’ثقافت‘‘ نظر نواز ہوا۔اُردو ادب کی تازہ سرگرمیوں سے متعلق جانکاری ملی۔علاوہ ازیں کشمیر فارسی تاریخ و ادب میں بھی نظر ہوا جس میں متعلقہ مضمون کے تئیں گراں قدر جانکاری بھی بہم ہوئی۔سینٹرل یونیورسٹی میں کشمیر میں اردو کی موجودہ صورتحال پر یادگار تقریب کے حوالے سے بھی کئی گوشوں پر سیر حاصل بحث موجود ہے۔ثقافت کے مذکورہ شمارے میں بہت سے مضامین پڑھنے کے لائق ہیں جن سے نہ صرف ادبی نوعیت سے بھی قاری واقف ہو جاتا ہے بلکہ تاریخی نوعیت کا بھی بخوب استفادہ حاصل ہوا ہے۔اُمید ہے کہ اس طرح کی کوششیں مستقبل میں جاری رہیں گی۔

ڈاکٹر گلزار احمد وانی ٗ پلوامہ